© rasailojaraid.com

كلمة الحرمين

رئیس التحریر کے قلم سے

اب بھی وقت ہے

مشرف کے جانے سے پہلے، امریکہ نے اس کی جگہ، لینے کیلئے پی پی پی، ایم کیوایم اوراے این پی پر مشتمل حکومت کا نقشہ واضح طور پر شائع کر دیا تھا اور انتخابی نتائج کا اونٹ عین اسی کروٹ بیٹھا جس پر اسے امریکی شتربان بٹھانا چاہتا تھا۔ اس لئے یہ توقع عبث تھی کہ نئی حکومت کوئی ایسی پالیسی اپنا سکے گی جو امریکی مفادات سے متصادم ہو بلکہ اس حکومت نے وہ کر دیا جو زبردست امریکی دباؤ کے باوجود مشرف گورنمنٹ نہ کر سکی تھی اور فوج کو سوات میں طلب کر لیا۔ معاہدۂ سوات سے امریکی آقا خوش نہ تھے۔ اس کی خلاف ورزی کیسے ہوئی، کس نے کی؟ یہ تو ہم بعد میں دیکھیں گے جو بات اظہر من الشمس ہے، یہ ہے کہ معاہدہ مذکور، امریکہ کو نامنظور اور ہمارا برسر اقتدار طبقہ اس کے ہاتھوں مجبور تھا۔ بادی النظر میں ملٹری ایکشن ناگزیر لگتا تھا کیونکہ حکومت کی رٹ کو چیلنج کیا جارہا ہے اور پاکستان کی اتھارٹی کا بحال رہنا، ہماری سب سے بڑی آرزو ہے لیکن اس اتھارٹی کو برقرار رکھنے کیلئے اگر دقتِ نظر سے کام لیا جاتا تو کئی اور آپشنز موجود تھے اور اب بھی ہیں۔

فوجی کاروائی کے آغاز سے فوراً بعد اخبارات میں حاجی مسلم خان کا بیان چھپا تھا کہ اگر حکومت معاہدہ سوات کا احترام کرے تو وہ اب بھی ہتھیار پھینکنے پر تیار ہیں۔ ہمارے خیال میں حکومت کو اس پیشکش سے فائدہ اٹھانا چاہیے تھا۔ تیس لاکھ انسانوں کی زندگیوں میں نقل مکانی سے جو بحران پیدا ہوا ہے وہ ایک بڑا انسانی المیہ ہے جس کے منفی اثرات ہماری معاشرتی زندگی میں طویل عرصہ تک زہر گھولتے رہیں گے۔ ریلیف کی ساری کاروائی، اہلِ وطن کی قربانی اور بین الاقوام سے امداد خوش آیند تو ہے لیکن متاثرین کے آرام ومصائب کے روحانی، مادی اور سماجی پہلوؤں کا مداوا نہیں ہے۔

پچھلے دنوں مولانا فضل الرحمٰن کا یہ کہنا کہ اگر حکومت انہیں راہ مہیا کرے تو وہ آج بھی مصالحت کی کوئی راہ نکال سکتے ہیں، اندھیرے میں امید کی کرن ہے۔ ہم حکومت سے پرزور سفارش کریں گے کہ صوفی محمد اوران کے ساتھی ہمارے اپنے مسلمان بھائی ہیں لہٰذا مولانا موصوف کو ان کی مطلوبہ راہ ضرور دی جائے۔ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور امن وسلامتی، قومی اتفاق اور حکومتی رٹ کی بحالی کی کوئی باعزت راہ نکل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آئے۔ نفاذ اسلام کو صرف صوفی محمد کا مطالبہ سمجھ کر ڈیل نہ کیا جائے، یہ بلا تفریق مسلک جملہ اسلامیانِ پاکستان کا متفقہ مطالبہ ہے جس پر آئینِ پاکستان کی ضمانت موجود ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت ٹی وی پر دکھائی جانے والی عریانی کا انسداد کرے اور ملک میں پورے کا پورا اسلام نافذ کردے اور اس قیمت پر ملک میں امن قائم ہو جائے تو یہ قیمت بہت تھوڑی ہے۔ یہ مسئلہ جو جو صورت اختیار کر رہا ہے او ر یہ آگ جہاں جہاں بھڑکنے لگی ہے، اس پر نظر کریں تو اندیشہ ہائے دور دراز سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ وزیر اطلاعات قمر الزمان کائرہ بتکرار فرمارہے ہیں کہ ملٹری ایکشن مسئلہ کا آخری حل نہیں ہے تو پھر یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ آخری حل کیا ہے؟ ہمارے نزدیک وہ آخری حل پھر سے مذاکرات ہیں مگر یہاں پھر امریکی ناراضگی حائل ہے۔ امریکہ اور نیٹو فورسز مدت سے پاکستان میں کچھ مزید (Do more) کا تقاضا کر رہی تھیں۔ امریکہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ اور اس کی فورسز افغانستان کی جنگ نہیں جیت سکتی ہیں اور اگر جیت سکتی ہیں تو صرف اسی صورت میں کہ پاکستانی فورسز فاٹا میں قائم اس کے مزاحمتی مراکز کو تباہ کردیں جس پر آخر کار عمل شروع ہو گیا ہے مگر یہ امریکہ کی بھول ہے اس کے ردعمل سے پاکستان میدان جنگ بن گیا ہے جبکہ افغانستان کے اندر امریکہ پر دباؤ میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔

موجودہ حالات دراصل امریکی دھمکی کی ہی عملی شکل ہے۔ مشرف دھات اور پتھر کے زمانے میں دھکیل دیئے جانے سے ڈر گیا مگر...... عملاً جتنی تباہی ہم پر وارد ہو چکی ہے اور جس طرح ملک کا چپہ چپہ مختلف النوع بمباریوں کی زد میں ہے، کیا یہ دھات اور پتھر کے زمانے کی ویرانی سے کم ہے؟ تمام قومی تنصیبات، تعلیمی ادارے، ریلوے، ہوٹل، سیر گاہیں، مساجد، مدارس، سرکاری دفاتر، فوج اور پولیس جس تباہی سے دوچار ہیں، اگر اس سلسلے کو روکا نہ گیا تو مستقبل کی بھیانک تصویر اک قیامت سے کم نہیں ہے۔

ہم نہایت دل سوزی سے حکومت سے التجا کرتے ہیں کہ افغانستان میں امریکہ اور نیٹو فورسز کی حمایت کی پالیسی ترک کر دے۔ یہ سب کچھ اسی پالیسی کا اثر بد ہے، اور اگر اس تبدیلی پر ناراض ہو کر امریکہ واقعی ہم پر براہِ راست حملہ کر دے تو وہ جنگ دو، ریگولر فورسز کی جنگ ہوگی اور اس کی تباہ کاری، اس تباہ کاری سے بہت کم ہوگی جس کا ہمیں اب سامنا ہے۔ مگر امریکہ ایسی غلطی کرنے کی جرأت نہیں کرے گا کیونکہ اسے ہمارے کم از کم Deterrent کا علم ہے اور اسے یہ بھی علم ہے کہ ہماری زد میں ایک ایسا مقام ضرور ہے جس کی سلامتی اسے واشنگٹن اور نیویارک سے بھی عزیز تر ہے۔

بات صرف دل گردے کی تھی۔ امریکہ نے ایران کا کیا بگاڑ لیا؟ شمالی کوریا نے مزید ایٹمی دھماکے کر دیئے

© rasailojaraid.com